

# غم ہے یا خوشی ہے تُو (غزل)

سبق ۱۸

شاعر کا تعارف: ناصر کاظمی (۱۹۲۵ء-۱۹۷۳ء)

سید ناصر رضا کاظمی المعروف بہ ناصر کاظمی کی جائے ولادت انبالہ (شرقی پنجاب، انڈیا) ہے۔ اُن کے والد اکیلی سید محمد سلطان کاظمی رائل انڈین آرمی میں صوبے دار میجر کے عہدے پر فائز تھے۔ والدہ کا تعلق علم و کتاب سے تھا اور وہ انبالہ کے مشن گرلز ہائی سکول میں ٹیچر تھیں۔ شاید یہی وجہ ہے کہ ناصر کاظمی نے پرائمری تک کی تعلیم اپنے والدہ کے سکول سے اور میٹرک مسلم ہائی سکول انبالہ سے کیا اور مزید تعلیم حاصل کرنے کے لیے لاہور آ گئے اور اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں داخلہ لے لیا، جہاں سے ایف اے پاس کیا۔ اس کے بعد بی اے کرنے کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا مگر تاسا زگار حالات کی وجہ سے بی اے کیے بغیر ہی تعلیم ترک کر دی۔

ناصر کاظمی قیام پاکستان کے بعد اپنے خاندان کے ہم راہ انبالہ سے ہجرت کر کے کرشن نگر لاہور میں آ گئے اور جب اُن کے والدین کا سایہ سر سے جلد ہی اُٹھ گیا تو اُنھوں نے ملازمت کرنے کی ٹھانی۔ ملازمت کے سلسلے میں پہلے تقریباً دو سال تک مجلہ ”اوراقِ نو“ کے مدیر رہے، پھر پانچ سال تک ماہنامہ ”ہمایوں“ کے فرائض انجام دیے اور بعد ازاں ایک سال تک ماہنامہ ”خیال“ کے مدیر و ناشر رہے۔ ازاں بعد ۱۹۶۴ء میں بطور شاف آرٹس ریڈیو پاکستان لاہور کے ساتھ شملک ہو گئے اور یہاں تک رہے۔

ناصر کاظمی کی شاعری کا آغاز زمانہ طالب علمی سے ہی ہو گیا تھا۔ اُن کی پہلی غزل ۱۹۴۵ء میں شائع ہوئی اور پھر وہ متواتر کے ساتھ رسائل و جرائد میں چھپتے رہے۔

ناصر کاظمی کی شاعری میں میر کی سی اداسی نظر آتی ہے۔ شہر، رات، سفر وغیرہ آپ کے خاص موضوعات ہیں۔ آپ نے لادائیت سے بغاوت کیے بغیر غزل میں نئی راہیں تلاش کیں۔ اردو شاعری میں ناصر کاظمی کا کمال یہ ہے کہ جو کچھ وہ اپنے گرد و پیش میں دیکھتے ہیں، وہیں سے علامتیں اور استعارے اخذ کرتے ہیں اور یہ آپ کی انفرادیت ہے جسے اُنھوں نے بڑی سادگی اور دردمندی سے بیان کر دیا ہے۔ اُن کی شاعری کے مجموعوں میں: ”برگِ نئے، سر کی چھایا، نشاطِ خواب، دیوان اور پہلی بارش“ شامل ہیں جب کہ اُن کا تمام کلام ”کلیاتِ ناصر کاظمی“ کی صورت میں شائع ہو چکا ہے۔

## مشکل الفاظ کے معانی

| معانی                  | الفاظ | معانی          | الفاظ     |
|------------------------|-------|----------------|-----------|
| شہر، جہاں              | دیار  | دُکھ           | غم        |
| ناواقف                 | اجنبی | مصیبت          | آفت       |
| روشنی                  | چراغ  | سکون           | چمن       |
| نئے پھول کھلنے کا موسم | بہار  | پت جھڑ کا موسم | خزاں      |
| --                     | --    | دوستی کی وجہ   | وجہ دوستی |

## اشعار کی تشریح

شعر 1:

غم ہے خوش ہے  
میری زندگی ہے ٹو

تشریح:

ناصر کاظمی چھوٹی بحر میں شاعری کرتے ہیں۔ ان کی شاعری میں اداسی، تنہائی، ہجر اور محرومیوں کی داستانیں ملتی ہیں۔ اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ اے میرے محبوب! مجھے نہیں معلوم کہ تم غم ہو یا خوش ہو لیکن میری زندگی ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ میری زندگی میں شامل ہر خوشی اور غم تمہاری ذات سے ہی جزا ہوا ہے۔ اگر تم خوش ہو تو میں بھی خوش ہوتا ہوں۔ اگر تم دکھی ہو جاؤ تو میں بھی دکھی ہو جاتا ہوں۔ میری زندگی میں جتنی بھی رونقیں ہیں سب تمہاری وجہ سے ہیں اور اگر کوئی غم ہے تو وہ بھی تمہاری ہی بدولت ہے۔ شاعر محبوب کو زندگی قرار دیتا ہے۔

شعر 2:

آنکھوں کے دور میں  
میں کی گھڑی ہے ٹو

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ ہر مشکل اور آفت یعنی مصیبت کے دور میں میں جب بھی تمہارے بارے میں سوچتا ہوں تو تم میرے لیے باعث سکون بن جاتے ہو۔ شاعر کہتا ہے کہ جب بھی مشکل یا پریشانی میں ہوتا ہوں تو اپنا حال دل اُس کے گوش گزار کرتا ہوں تو میری پریشانیاں دور ہو جاتی ہیں۔ شاعر کہتے ہیں کہ میرے محبوب کا ساتھ میرے لیے سکون و مسرت کا باعث ہے۔ اس کی قربت میں دنیا کے سب حالات میرے لیے خوشی میں بدل جاتے ہیں۔

شعر 3:

میری دلالت کا چراغ  
نیند بھی ہے ٹو

تشریح:

اس شعر میں شاعر اپنے دل کی کیفیت کا اظہار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میری سیاہ راتوں کا چراغ یعنی رات بھی تم ہی ہو۔ تمہیں یاد کرتے کرتے میں جب تمہارے تصور میں کھو جاتا ہوں تب مجھے نیند آتی ہے۔ اے محبوب! تم میری زندگی کے ہر پہلو میں موجود ہو۔ خوشی، غمی، اندھیرے سے لے کر اُجالے تک، نیند سے لے کر بیدار ہونے تک۔ بے چینی و بے قراری سے لے کر خوشی اور راحت تک بس تم ہی میری امیدوں کا محور و مرکز ہو۔

شعر 4:

میں خزاں کی شام ہوں  
رُت بہار کی ہے ٹو

تشریح:

شام کو ایک عجیب سی تنہائی اور یاسیت فضا میں بس جاتی ہے۔ خزاں کے موسم میں جنگلوں اور باغوں میں درختوں کے پتے شاخوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ درخت خالی خالی سوکھی ٹہنیوں کی وجہ سے بے رنگ نظر آتے ہیں۔ شام کو خاموشی اور تنہائی اس منظر کو اور اداس کر دیتی ہے۔ کچھ ایسا ہی حال اس شعر میں ناصر کاظمی نے اپنا بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! میری حالت بھی اس موسم خزاں کی اداس شام جیسی ہو جاتی ہے۔ جب کہ تمہیں دیکھ کر میرا دل کھل اُٹھتا ہے اور تم بالکل بہار کی رُت کی طرح ہو۔ جیسے بہار میں ہر طرف پھول کھلتے ہیں اس طرح تم کو دیکھ کر میرے اندر بھی زندگی کی بہار کا موسم پیدا ہو جاتا ہے۔

شعر 5:

دو نشستوں کے درمیان  
وہاں دوتنی ہے ٹو

تشریح:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب سے میری تم سے شناسائی ہوئی ہے تب سے میری ان گونگوں سے جو تمہارے حلقہ احباب میں موجود

ہیں، ان سے بھی دوستی ہو گئی ہے۔ یوں بھی تمہارے حسن کے جلوؤں کی چکا چوند سے سب کی آنکھیں خیرہ ہو جاتی ہیں۔ تمہارے حسن اور سیرت کی وجہ سے مجھے ان سب لوگوں سے بھی ملنا پڑتا ہے جن سے میں پہلے واقف نہیں تھا۔ لیکن میرا مقصد تو صرف اور صرف تم سے دوستی کرنا ہے۔ تم تک پہنچنے کے لیے مجھے اوروں سے بھی اچھے تعلقات رکھنا پڑتے ہیں۔ جب کہ میں ایک تنہائی پسند اور کچھ شخص تھا لیکن اب میں صرف تمہارے کوچے میں تمہیں دیکھنے اور تم سے بات کرنے کے لیے آتا ہوں یوں ان لوگوں کے درمیان تم دوستی کی وجہ بھی ہو۔

شعر: 6

میری ساری عمر میں  
ایک ہی کی ہے ٹو

**تشریح:** شاعر کہتا ہے کہ یوں تو مجھے زندگی کی ہر چیز ہی میسر ہے۔ میری زندگی میں شاید سوائے تمہارے اور کسی چیز کی کمی نہیں۔ دراصل یہ بھی فطرت ہے کہ کسی کو چاہنا اور پھر چاہے جانے کا خوب صورت احساس دنیا کی ہر چیز سے زیادہ قیمتی ہے۔ مجھے بھی اب یہی لگتا ہے کہ اگر تم بھی میری زندگی میں داخل ہو جاؤ تو ہر کی پوری ہو جائے گی۔ اگر تمہاری توجہ اور التفات کی نظر حاصل ہو جائے تو میری بے رنگ زندگی میں بہاروں کے رنگ شامل ہو جائیں گے۔ اب تو صرف تمہاری ہی ایک کمی ہے۔ اس کے علاوہ میرے پاس سب کچھ ہے۔

شعر: 7

میں تو وہ نہیں رہا  
ہاں مگر وہی ہے ٹو

**تشریح:** اس شعر میں شاعر محبوب سے شکوہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ میں تو اب وہ نہیں رہا۔ زندگی میں بہت سے غموں اور تکلیفوں نے مجھے تو گہنا دیا ہے مگر تم ابھی تک وہی ہو تو تازہ اور خوش باش۔ میں بھی تو کبھی کام کا آدمی تھا مگر تمہارے عشق میں مرنے میں کہیں کا نہیں رہا۔ غم دوراں اور غم جاناں دونوں نے مل کر میری شخصیت اور جذبات کو سرد کر دیا ہے۔ میرا دل جیسے بجھ سا گیا ہے۔ اے میرے محبوب! امت بھولا کہ جہت میں جس شخص نے زیادہ وفا کی ہوتی ہے زیادہ قربانی دی ہوتی ہے اسی کو دکھ بھی زیادہ ہوتا ہے۔ مگر تم ویسے ہی ہو بے وفا اس لیے تمہیں کوئی پریشانی نہیں۔

شعر: 8

ناصر ناصر اس دیار میں  
کتنا اجنبی ہے ٹو

**تشریح:** اس آخری شعر میں ناصر کاظمی اپنے آپ سے خود ہی مخاطب ہو کر کہتے ہیں کہ ناصر اس شہر میں تو کتنا اجنبی ہے۔ اپنے محبوب کی بے وفائی کے بعد تو خود کو کتنا تنہا محسوس کرنے لگا ہے۔ جب سے میں اپنے محبوب سے جدا ہوا ہوں مجھے پورا شہر ہی بیگانہ لگنے لگا ہے۔ شہر تو اسی طرح رونقوں اور لوگوں سے بھرا ہوا ہے لیکن میں اپنے بھرے پڑے شہر میں بھی اپنے آپ کو اجنبی محسوس کرنے لگا ہوں۔ اب مجھے لگتا ہے سارا شہر بھائیں بھائیں کرتا ہے۔ محبت اور محبوب کتنی عجیب چیزیں ہیں۔ انسان کو خود سے ہی بیگانہ کر دیتی ہیں۔

مشق

ناصر کاظمی کی اس غزل کے متن کے پیش نظر مختصر جواب لکھیں۔  
(الف) ”غم ہے یا خوشی“ شاعر نے ہر حال میں زندگی کو کیسے قرار دیا ہے؟  
(ب) شاعر نے ہر حال میں اپنے محبوب ہی کو اپنی زندگی قرار دیا ہے۔ چاہے زندگی میں خوشی ہو یا غم وہ اپنے محبوب کو اپنی ہر خوشی سمجھتا ہے۔

(ب) شاعر نے آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی کے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کو ہی آفتوں اور مصیبتوں کے ہر دور میں چین اور سکھ کی گھڑی قرار دیا ہے۔

(ج) شاعر نے اپنے آپ کو خزاں کی شام کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنی زندگی کی تنہائی کو خزاں کی شام سے تشبیہ دیتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی زندگی میں بھی حیرت انگیز تنہائی اور اداسی ہے۔

(د) شاعر نے اپنے آپ کو دوستوں کے درمیان وجہ دوستی کیوں قرار دیا ہے؟

جواب: شاعر چوں کہ اپنے محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے اس کی گلیوں کے پھیرے لگاتا تھا اس لیے وہاں اس نے لوگوں سے دوستی کی اس لیے وہ اپنے محبوب کو اس دوستی کی وجہ قرار دیتا ہے۔

(ه) شاعر نے اس دیار میں اپنے آپ کو اجنبی کیوں کہا ہے؟

جواب: شاعر نے محبوب سے جدائی اور بے وفائی کی وجہ سے اپنے آپ کو اس شہر میں اجنبی قرار دیا ہے۔ اس کو لگتا ہے کہ اب اس شہر میں وہ تنہا ہو گیا ہے۔

۲۔ کالم (الف) کے مصرع اول کو کالم (ب) کے مصرع ثانی کے ساتھ اس طرح ملائیں کہ شعر مکمل ہو جائے۔

| کالم (الف)           | کالم (ب)              |
|----------------------|-----------------------|
| غم ہے یا خوشی ہے تُو | چین کی گھڑی ہے تُو    |
| آفتوں کے دور میں     | رُت بہار کی ہے تُو    |
| میری رات کا چراغ     | ہاں مگر وہ بھی ہے تُو |
| میں خزاں کی شام ہوں  | میری زندگی ہے تُو     |
| میں تو وہ نہیں رہا   | میری نیند بھی ہے تُو  |

جواب:

| کالم (الف) اور کالم (ب)                |
|----------------------------------------|
| غم ہے یا خوشی ہے تُو میری زندگی ہے تُو |
| آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی ہے تُو    |
| میری رات کا چراغ میری نیند بھی ہے تُو  |
| میں خزاں کی شام ہوں رُت بہار کی ہے تُو |
| میں تو وہ نہیں رہا ہاں مگر وہی ہے تُو  |

۳۔ درج ذیل الفاظ و تراکیب کو اپنے جملوں میں اس طرح استعمال کریں کہ اُن کا مفہوم واضح ہو جائے۔

چین کی گھڑی خزاں رُت وجہ دوستی دیار اجنبی

| جواب:       | الفاظ                             |
|-------------|-----------------------------------|
| چین کی گھڑی | چین کی گھڑی                       |
| خرزاں       | خرزاں کے بعد بہار کا موسم آتا ہے۔ |

|           |                                         |
|-----------|-----------------------------------------|
| رُت       | تم کیا گئے کہ اس شہر کی رُت ہی بدل گئی۔ |
| وجہ دوستی | ایک جیسے شوق ان دونوں کی وجہ ہوئی تھی۔  |
| دیار      | دیارِ غیر میں اُس کا جی نہ لگا۔         |
| اجنبی     | اجنبی لوگوں سے میل جول اچھا نہیں ہوتا۔  |

۴۔ شاعر نے اپنی غزل کے مطلع میں کون سی صنعت استعمال کی ہے، نشان دہی کریں۔

جواب: شاعر نے اپنی غزل کے مطلع میں صنعت تضاد استعمال کی ہے: خوشی یا غم

۵۔ درج ذیل شعر کی تشریح کریں۔

میں خزاں کی شام ہوں

رُت بہار کی ہے تُو

جواب: **تشریح:** شام کو ایک عجیب سی تنہائی اور یاسیت فضا میں بس جاتی ہے۔ خزاں کے موسم میں جنگلوں اور باغوں میں درختوں کے پتے

شاخوں سے جھڑ جاتے ہیں۔ درخت خالی خالی سوکھی ٹہنیوں کی وجہ سے بے رنگ نظر آتے ہیں۔ شام کو خاموشی اور تنہائی اس منظر کو اور اداس کر دیتی ہے۔ پچھلے ایام کی حالت اس شعر میں ناصراًظمیٰ نے اپنا بیان کیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اے محبوب! میری حالت بھی اس موسمِ خزاں کی اداس شام جیسی ہو جاتی ہے۔ جب کہ تمہیں دیکھ کر میرا دل کھل اٹھتا ہے اور تم بالکل بہار کی رُت کی طرح ہو۔ جیسے بہار میں ہر طرف پھول کھلتے ہیں اس طرح تم کو دیکھ کر میرے اندر بھی زندگی کی بہار کا موسم پیدا ہو جاتا ہے۔

**سرگرمیاں:**

• طلبہ ناصراًظمیٰ کی یہ غزل درست تلفظ کے ساتھ پڑھیں اور صنعت تضاد کے حامل اشعار الگ کر کے سنائیں۔

• تمام طلبہ ناصراًظمیٰ کی اس غزل کو نثر کی صورت بنا کر اپنی کاپیوں میں لکھیں اور اُستاد سے اصلاح لیں۔

**اشاراتِ تدریس:**

• ناصراًظمیٰ کا موازنہ چند ہم عصر شاعروں سے کیا جائے۔

• اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ غزلِ علام ورموز (اشارے کنائے) کی زبان ہے اور اُن سے پوچھیں کہ اس غزل میں خزاں، بہار، دیار اور اجنبی کے الفاظ کس بات کی علامت ہیں۔

• اساتذہ ناصراًظمیٰ کے چند زبانِ زوِ خاص و عام شعر سنائیں۔

• اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ ناصراًظمیٰ کو شرقی پاکستان کے علیحدہ ہو جانے کا بڑا غم تھا اور طلبہ کو اُن کی یہ غزل سنائیں جس کا پہلا شعر ہے:

وہ ماحلوں پہ گانے والے کیا ہوئے  
وہ کشتیاں چلنے والے کیا ہوئے

• اساتذہ طلبہ کو بتائیں کہ شعروں میں زبانِ زوِ خاص و عام ہونے کی صلاحیت کیسے پیدا ہوتی ہے۔

## اضافی معروضی سوالات

- (1) شاعر ناصر کاظمی کی جائے ولادت ہے: (الف) چندی گڑھ ✓ (ب) ٹوبہ ٹیک سنگھ (ج) دہلی (د) انبالہ
- (2) ناصر کاظمی کی شاعری میں ادا سی ہے: (الف) غالب کی سی (ب) درد کی سی (ج) میر تقی میر کی سی ✓ (د) آتش کی سی
- (3) غم ہے یا \_\_\_\_\_ ہے تُو: (الف) زندگی (ب) بندگی (ج) خوشی ✓ (د) غمی
- (4) میں خزاں کی \_\_\_\_\_ ہوں: (الف) نام (ب) کام (ج) شام ✓ (د) دام
- (5) شاعر نے آفتوں کے دور میں چین کی گھڑی کہا ہے اپنے: (الف) دوست کو (ب) پڑوسی کو (ج) ہم جماعت کو (د) محبوب کو ✓
- (6) اس غزل میں ردیف ہے: (الف) شہر کے (ب) وہی ہے (ج) ہے تُو ✓ (د) وہی ہے تُو
- (7) دیار کے معنی ہیں: (الف) پردیس کے (ب) شہر کے ✓ (ج) گاؤں کے (د) محلے کے
- (8) شاعر کی زندگی میں صرف کی ہے تو اس کے: (الف) دوست کی (ب) محبوب کی ✓ (ج) شاعرہ کی (د) خوشی کی
- (9) شاعر کا محبوب ہے اس کی رات میں ایک: (الف) ستارہ (ب) آسمان (ج) چراغ ✓ (د) چاند
- (10) شاعر کے دوستوں کے درمیان \_\_\_\_\_ کی وجہ ہے تُو: (الف) واقفیت (ب) لڑائی (ج) خوشی (د) دوستی ✓
- (11) شاعر کہتا ہے میں تو وہ \_\_\_\_\_ رہا: (الف) ہی (ب) نہیں ✓ (ج) کہیں (د) صحیح
- (12) شاعر کتنا اجنبی ہے اس \_\_\_\_\_ میں: (الف) مقام (ب) احساس (ج) دیار ✓ (د) وطن

## جواب

|     |     |     |     |     |     |      |     |      |     |      |     |
|-----|-----|-----|-----|-----|-----|------|-----|------|-----|------|-----|
| (1) | (ج) | (2) | (ج) | (3) | (ج) | (4)  | (ج) | (5)  | (د) | (6)  | (ج) |
| (7) | (ب) | (8) | (ب) | (9) | (ج) | (10) | (د) | (11) | (ب) | (12) | (ج) |

- (1) ناصربکاشی کی جائے پیدائش کہاں کی ہے؟  
 جواب: ناصربکاشی کی جائے پیدائش انبالہ شہر (مشرقی پنجاب انڈیا) کی ہے۔
- (2) ناصربکاشی کی والدہ کیا کرتی تھیں؟  
 جواب: ناصربکاشی کی والدہ مشن گرلز ہائی سکول انبالہ میں سکول ٹیچر تھیں۔
- (3) ناصربکاشی نے پرائمری اور بعد کی تعلیم کہاں سے حاصل کی؟  
 جواب: ناصربکاشی نے پرائمری تک تعلیم اپنی والدہ کے سکول سے حاصل کی میٹرک مسلم ہائی سکول انبالہ سے کیا۔
- (4) ناصربکاشی نے اپنی تعلیم بیچ ہی میں کیوں ادھوری چھوڑ دی؟  
 جواب: ناصربکاشی نے ایف اے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ سے کیا اور بی۔ اے کے لیے گورنمنٹ کالج لاہور میں داخلہ لیا مگر ناسازگار حالات کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑنا پڑی۔
- (5) ناصربکاشی کے والد گرامی کس شعبے سے منسلک تھے؟  
 جواب: ان کے والد گرامی سید محمد سلطان کاشی رائل انڈین آرمی میں صوبے دار میجر تھے۔
- (6) انبالہ سے لاہور آنے کے بعد وہ اپنے والدین کے ساتھ کہاں مقیم ہوئے؟  
 جواب: انبالہ سے ہجرت کر کے لاہور آنے کے بعد وہ کرشن نگر میں مقیم ہوئے۔
- (7) ان کی شاعری میں کس طرح کی اداسی نظر آتی ہے؟  
 جواب: ناصربکاشی کی شاعری میں میر کی سی اداسی نظر آتی ہے۔
- (8) کیا کیا چیزیں ناصربکاشی کی شاعری کے خاص موضوعات ہیں؟  
 جواب: شہر، رات اور مختلف سفر وغیرہ ان کی شاعری کے خاص موضوعات ہیں۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے گرد و پیش سے علامتیں اور استعارے اخذ کیے ہیں۔
- (9) شاعر نے کس اپنی زندگی قرار دیا ہے؟  
 جواب: شاعر نے اپنے محبوب کو اپنی زندگی قرار دیا ہے۔
- (10) تمام عمر شاعر نے کسی کی کمی محسوس کی ہے؟  
 جواب: تمام عمر شاعر نے اپنے محبوب کی کمی محسوس کی ہے۔
- (11) شاعر نے اس غزل میں بیک وقت کس کو بہار اور خزاں کہا ہے؟  
 جواب: شاعر نے اس غزل میں بیک وقت اپنے آپ کو ہی بہار بھی کہا اور خزاں بھی کہا ہے۔

(12) شاعری میں سہل ممتنع کسے کہتے ہیں؟

جواب: شاعری میں سہل ممتنع کا مطلب ہے کہ آسان اور سادہ زبان میں کہے گئے اشعار جن کے معنوں میں گہرائی ہو۔

(13) شاعر حنف بھائی رات کسے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے بہار کی رات اپنے محبوب کو کہا ہے۔

(14) شاعر نے اپنے دوستوں سے دوستی کی وجہ کسے کہا ہے؟

جواب: شاعر نے اپنے محبوب کو ہی اپنے دوستوں سے دوستی کی وجہ کہا ہے۔

(15) شاعر کی پوری عمر میں کس چیز کی کمی ہے؟

جواب: شاعر کی پوری عمر میں بس صرف ایک اس کے محبوب ہی کی کمی ہے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com